

12221 - کیا وراثت کے لیے لڑکے اور لڑکی کو برابر حصہ دینے پر اتفاق کر لینا جائز ہے؟

سوال

ویب سائٹ پر وراثت کے سوالات اس صورت کے متعلقہ ہیں جبکہ متوفی خاوند یا باپ ہو ، لیکن میری حالت اس سے مختلف ہے وہ اس طرح کہ میری والدہ فوت ہو چکی ہے اور اس نے اپنے خاندان کے لیے وراثت میں مال و دولت اور کچھ املاک چھوڑی ہے ، اولاد میں سب سے بڑا ہونے کی بنا پر (اور میں عورت ہوں) ترکہ کی تقسیم میرے سپرد کی گئی ہے . آپ کے علم میں مندرجہ ذیل معلومات لانا چاہتی ہوں :

میری والدہ اسلام قبول کر چکی تھی ، اور جب وہ فوت ہوئی تو انہوں نے ایک بہن اور دو بھائی سوگوار چھوڑے (جو کہ سب غیر مسلم ہیں) اور ان کے والدین پہلے ہی فوت ہو چکے تھے .

میری والدہ کی اولاد میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں ان میں سے ایک چھوٹا ہے (میرے ملک کے اسلامی قانون کے مفہوم میں وہ اس طرح کہ جو بچہ بھی اٹھارہ برس کی عمر کا ہو اسے عاقل و بالغ شمار کیا جاتا ہے اور اس سے کم عمر کا بچہ چھوٹا شمار کیا جاتا ہے) لہذا اس بنا پر مسئلہ میں قانونی وصی کا خیال رکھا جائے .

میری والدہ کا خاوند جو کہ میرے بہن بھائیوں کا باپ ہے ابھی بقید حیات ہے لیکن میں دوسرے والد کی اولاد ہوں جو فوت ہو چکے ہیں ، اس کے بعد والدہ نے دوسری شادی کر لی اور فوت ہونے تک وہ قانوناً ان کی اکیلی بیوی تھی لہذا شرعی قانون کے مطابق ترکہ کی تقسیم کس طرح ہوگی ؟

دوسرا سوال : مجھے علم ہوا ہے کہ میت کا ترکہ اسلامی طریقہ کے مطابق تقسیم کرنے کا حکم ہے ، لیکن وراثت کے مستحق وراثت جب مذکورہ ترکہ اپنی ترتیب کے مطابق تقسیم کرنے پر موافق ہوں تو ان کا فیصلہ (overwrite یعنی " کتابت میں زیادہ ہو گا " لیکن سیاق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ فیصلہ اس قانون کو رد کر دے گا . تو کیا یہ صحیح ہے ؟ جب وراثت کا متفقہ فیصلہ قانون (شرعی حکم) کو ختم کر دے گا تو اسے نافذ اور اس پر عمل کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے ؟

کیا پہلے شرعی حکم کے مطابق ترکہ تقسیم کیا جائے گا ، اور پھر ان کے فیصلہ کے مطابق دوبارہ تقسیم ہوگی ، یا کہ ابتداء سے ہی وراثت کی ترتیب کے ساتھ ترکہ کی تقسیم ممکن ہے ؟

برائے مہربانی اسے آپ تفصیل کے ساتھ بیان کریں تاکہ میں اس ذمہ داری کو شرعی قانون اور ان کے اتفاق نبھا سکوں ، اس سے کسی بھی کم چیز کا معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت مجھے اس کا سوال کرے گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ایک چیز پر تنبیہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ آپ نے سوال میں قانون شریعت کے الفاظ کہے ہیں جو صحیح تعبیر نہیں

بلکہ آپ کو چاہیے تھا کہ اس کے بدلے آپ شریعت اسلامیہ کے احکام کے الفاظ استعمال کرتیں .

آپ نے جو سوال کیا ہے اس سے وضاحت ہوتی ہے کہ وراثت آپ کی والد کے خاوند اور آپ بہن بھائیوں کے مابین ہی منحصر ہے ، ان میں دو مرد اور دو ہی عورتیں ہیں .

آپ کے لیے مال تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مال کے بارہ حصے کریں جن میں سے آپ کی والدہ کا خاوند تین حصے لے گا اور باقی سارا مال آپ اور آپ کے بہن بھائیوں کے مابین اس طرح تقسیم ہوگا کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملے گا (یا باقی مال کو سات حصوں میں تقسیم کریں جن میں سے لڑکا دو حصے اور لڑکی ایک حصہ لے گی) .

مثلاً اگر دس ہزار روپیہ ہو تو اس میں سے خاوند کو (2500) دے کر باقی (7500) بچے گا جو سات حصوں میں تقسیم ہوگا تو اس طرح ایک حصہ (1071.5) روپے بنے گا جو کہ ایک لڑکی کا حصہ ہے تو اسے دوسے ضرب دیں تو (2143) روپے بنتے ہیں جو ایک لڑکے کا حصہ ہوگا .

مذکورہ تقسیم اس وقت ہے جب وراثہ اپنا وہ حصہ حاصل کرنا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر کر رکھا ہے ، لیکن اگر وراثہ آپس میں کوئی صلح صفائی کے ساتھ تقسیم پر راضی ہوتے ہیں مثلاً آپس میں وہ برابر برابر لینے پر اتفاق کر لیں تو پھر خاوند اور اولاد میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور نہ ہی لڑکے اور لڑکی میں فرق کیا جائے گا تو یہ بھی شرعاً جائز ہے ، لیکن اس کی قانونی تطبیق اور نفاذ آپ کے ملک کے نظام اور قانون پر منحصر ہے .